

تایخ السيرة

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد فاروق صاحب، استاد ادبیات عربی، دہلی یونیورسٹی)

(۳)

جب صحابہ نے لوٹنے پر اصرار کیا اور وہ خود بھی واپسی کے لئے تیار ہو گئے تو انہوں نے (عمر فاروقؓ کے بھائی) زید بن خطاب کو سالار اعلیٰ بنانا چاہا۔ زیدؓ نے کہا: رسول اللہؐ کی زندگی میں مجھے شہادت کی تمنا تھی جو پوری نہ ہوئی، اب (باغیوں سے جہاد کے) اس موقع پر چاہتا ہوں کہ شہادت حاصل کروں، سپہ سالار بن کر جنگ میں عملی حصہ نہ لے سکوں گا (لہذا مجھے معذور رکھئے) ابوبکر صدیقؓ نے ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کو بلایا اور کمانڈر ان چیف بنانا چاہا، انہوں نے بھی وہی عذر پیش کیا جو زیدؓ نے کیا تھا، ابوبکر صدیقؓ کی نظر سپہ سالاری کے لئے اب سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ پر پڑی، لیکن وہ بھی تیار نہ ہوئے، بالآخر خالد بن ولیدؓ سپہ سالار منتخب کئے گئے، اس وقت تک کیمپ میں بہت سے مسلمان جمع ہو چکے تھے اور ابوبکر صدیقؓ ایک ہراول دستہ بھی روانہ کر چکے تھے، انہوں نے کہا: ”لوگو! خدا کا نام لے کر اس کی برکت کے سایہ میں روانہ ہو جاؤ، جب تک میں نہ آملوں، خالد بن ولیدؓ تمہارے سالار ہیں، میں دوسری فوج کے ساتھ خیمہ کا رخ کروں گا اور تم سے آملوں گا“

بعض مورخ کہتے ہیں کہ لشکر سے اُن کا خطاب ان الفاظ میں تھا:

”مسلمانو! روانہ ہو جاؤ، میں اگر پرسوں تک تم سے آملوں، تو اعلیٰ کمان میرے ہاتھ میں رہے گی ورنہ خالد بن ولید سپہ سالار ہوں گے، ان کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا“ ابوبکر صدیقؓ نے یہ باتیں اس لئے کہیں تاکہ دور دور تک ان کا چرچا ہو اور اس خبر سے کہ فوجی کمان خود ان کے ہاتھ میں ہے، باغی یا باغی فکر عرب ڈر جائیں، پھر انھوں نے خالد بن ولیدؓ سے تنہائی میں گفتگو کی اور کہا ”خالد خدا سے ڈرتے رہو، اس کی خوشنودی ملحوظ رکھو اور اس کی خاطر جہاد سب باتوں پر مقدم رکھو، میں تم کو بدری ہاجر اور انصار صحابہ کا سالار بناتا ہوں“ خالد بن ولیدؓ (طلحہ کی گوشالی) کو روانہ ہو گئے اور ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ بدری ہاجرین و انصار کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے

باغیوں کی سرکوبی کو بھیجتے وقت ابوبکر صدیقؓ فکی خالد بن ولیدؓ کو ہدایات حنظلہ بن علی اسلمی: ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولیدؓ کو اہل ردہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ اگر کوئی شخص ذیل کی پانچ باتوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ مانے یا ترک کر دے تو اس سے لڑو:

(۱) شہادت توحید.

(۲) محمدؐ کے رسولِ خدا ہونے کی شہادت.

(۳) اقامتِ نماز.

(۴) ادائیگیِ زکاۃ.

(۵) رمضان کے روزے، ایک دوسرے راوی یزید بن اسلم نے

حج کا اعجاز کر کے کہا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے چھ باتیں ضروری قرار دی تھیں.

نافع بن جُبیر: ابوبکر صدیقؓ نے جب خالد بن ولیدؓ کو باغیوں کے خلاف مہم پر بھیجا تو ان کو ہدایات دیں اور یہ خط لکھ کر ان کے ساتھ کر دیا۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ ہدایتیں ہیں جو خلیفہ رسول اللہ ابوبکرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو دیں جب انھیں ہاجرہ و انصار اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ان لوگوں سے لڑنے بھیجا جو رسول اللہؐ کی وفات پر اسلام سے پھر گئے تھے۔ خالد کو حکم و ہدایت ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے سارے مسائل میں ظاہری ہوں یا خفیہ، خدا سے ڈرتے رہیں، ان کو حکم ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لئے تن دہی سے کام لیں، اور پوری سنجیدگی سے اُن لوگوں کی سرکوبی کریں جو اسلام سے پھر گئے ہیں اور شیطانی آرزوئیں دل میں بسائے ہوئے ہیں، اُن کو حکم ہے کہ سرکوبی سے پہلے باغیوں کو سنبھالنے کا ایک موقع دیں یعنی ان کے سامنے دعوتِ اسلام پیش کریں، جو لوگ اس دعوت کو مان لیں، کالے ہوں یا گورے، ان کا اسلام قبول کر لیں، جن کو دعوتِ اسلام دیں ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں (اور اگر وہ نہ مانیں) تو تلوار سے کام لیں۔ ان کی لڑائی انھی لوگوں سے ہے جو ایمان باللہ کی بجائے کفر باللہ کے مرتکب ہیں، جو لوگ دعوتِ اسلام سن کر اس کو (زبان سے) قبول کر لیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں (اور جو دل سے مسلمان نہ ہوں) اس کا حساب خدا کے ہاتھ ہے (؟) خالد کو حکم ہے کہ اپنے مشن کو تن دہی سے انجام دیں۔ جو باغی کلمہ شہادت قبول نہ کریں ان کے لئے خالد کو حکم ہے کہ ہاجرہ و انصار کے ساتھ اُن سے لڑیں، وہ جہاں ہوں اور جہاں کہیں بھی بھاگ کر جائیں، ان میں سے جو خالدؓ کے ہاتھ آجائیں۔ ان کو قتل کر دیں اور کسی سے سوائے اسلام اور شہادت لا الہ الا اللہ

وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، کے اور کچھ قبول نہ کریں، ان کو حکم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ پیام کی طرف پیش قدمی کریں، اور پہلے بنو حنیفہ اور ان کے کذاب مسلمانوں سے لڑیں، لیکن لڑنے سے پہلے اس کو اور ان کو اسلام کی دعوت دیں اور ان کو مسلمان بنانے کی مخلصانہ کوشش کریں اور اگر وہ کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام لے آئیں تو ان کا اسلام قبول کر لیں، مجھے اس کی اطلاع دیں اور پیام میں ٹھہرے رہیں حتیٰ کہ میری اگلی ہدایت پہنچے، اور اگر بنو حنیفہ دعوت اسلام قبول نہ کریں، کفر سے نہ پھریں اور اپنے کذاب (مسلمان) کے اتباع سے باز نہ آئیں تو ان سے وہ خود اور دوسرے مسلمان سخت لڑائی لڑیں، یہ یقینی بات ہے کہ خدا اسلام کی مدد کرے گا اور اس کو سب دینوں پر غالب بنائے گا، جیسا کہ اس نے قرآن میں کہا ہے، کافروں کو یہ بات خواہ کتنی ہی ناپسند ہو۔ اگر خدا کے کرم سے خالد کو بنو حنیفہ پر فتح حاصل ہو تو ان کو ہتھیاروں اور آگ دونوں سے تباہ کریں، اور ان کے کسی ایسے شخص کو جسے مار سکیں، زندہ نہ رکھیں، مال غنیمت اور ان کی دولت خمس نکال کر مسلمانوں میں بانٹ دیں اور خمس میرے پاس بھیج دیں تاکہ میں قانون اسلام کے مطابق اس کو ٹھکانے لگا دوں۔

”خالد بن ولید کو ہدایت ہے کہ اپنے ساتھیوں میں اختلاف رائے نہ ہونے دیں جس سے ان میں کمزوری پیدا ہو اور نہ جلد بازی میں آکر کوئی قدم اٹھائیں ان کو ہدایت ہے کہ کھٹیا درجہ کے عربوں کو فوج میں بھرتی نہ کریں، جب تک کہ یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ وہ کون ہیں، ان کا حسب نسب کیا ہے، عقائد کیا ہیں اور وہ کیوں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑنا چاہتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے تمہاری فوج میں ایسے عرب آکر پناہ نہ لیں، جو نہ تو مسلمان ہوں، نہ تمہارے دوست

دہمرد، بلکہ جن کا مقصد جاسوسی کرنا ہو ویتحفظون من الناس
 بمكانهم محکم (۹) یہ اندیشہ مجھے بدو اور گنوار عربوں کی طرف سے ہے
 لہذا تمھاری فوج میں اس قسم کے لوگ بالکل داخل نہ ہوں۔
 ”کوچ اور قیام ہر حال میں مسلمانوں کے ساتھ لطف و کرم سے پیش
 آؤ، اور ان کی دیکھ بھال کرو، کوچ کے دوران میں فوج کا ایک حصہ
 دوسرے سے دور نہ رکھو، نہ کوچ کرتے وقت کسی حصہ کو دوسرے سے پہلے
 روانہ کر دو، اپنے سب ساتھیوں کو ہمایش کرو کہ اُن انصاری صحابہ کی
 جو تمھاری فوج میں ہیں دل جوئی کریں اور ان کے ساتھ نرم گفتاری سے
 کام لیں، کیوں کہ وہ غم گین اور کبیدہ خاطر ہیں، اسلام میں ان کا بڑا حق
 ہے، ان میں بڑی خوبیاں ہیں، انھوں نے اسلام کی شاندار خدمات انجام
 دی ہیں، ان کی رسول اللہؐ نے سفارش بھی کی ہے لہذا ان میں جو صالح
 ہوں ان کی بات مانو اور جو خطا کار ہوں ان کو درگزر کرو جیسا کہ
 رسول اللہؐ نے ہدایت کی ہے، والسلام۔“

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے مذکورہ بالا خط کے ساتھ یہ
 مراسلہ عوام کے نام بھیجا اور خالد بن ولید کو حکم دیا کہ ہر مجمع میں اس
 کو پڑھ کر سنائیں :-

”بسم اللہ الرحمن الرحیم خلیفہ رسول اللہؐ ابوبکرؓ کی طرف سے خاص و عام
 کے نام، خواہ وہ اسلام پر قائم ہوں، خواہ مرتد ہو گئے ہوں۔ سلامتی ہو
 ان پر جو راہ راست پر ثابت قدمی سے قائم رہے اور گمراہی کی طرف

لے خلافت کے معاملہ میں انصار و مہاجر میں چند دن پہلے جو اختلاف ہوا اس کی
 طرف اشارہ ہے، انصار ناراض تھے کیوں کہ قریش نے ان کا یہ مطالبہ نہ مانا کہ
 ایک بار خلیفہ انصار سے ہو اور ایک بار قریش سے۔

مائل نہیں ہوتے، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا جو بکتا اور بے شریک ہے، کوئی عبادت کے لائق نہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، جو سیدھی راہ دکھاتے ہیں اور گمراہ نہیں کرتے، جن کو خدا نے اپنے پاس سے سچی تعلیم دے کر بشیر و نذیر، داعی الی الحق، اور سراج مبین بنا کر بھیجا ہے تاکہ ان کو بد عملی کے انجام سے ڈرائیں اور کافروں کے خلاف حجت قائم ہو۔ جن لوگوں نے محمدؐ کی دعوت مانی خدا نے ان کو سیدھا راستہ دکھایا، اور جن لوگوں نے دعوت سے منہ موڑا، خدا نے ان کو سزا دی، حتیٰ کہ چار دنا چار ان کو مسلمان ہونا پڑا، اس کے بعد جب رسول اللہؐ اپنی مقرر شدہ عمر کو پہنچے تو خدا نے ان کو اٹھا لیا، انتقال کی خبر خدا آپؐ نیز سارے مسلمانوں کو اپنی نازل کی ہوئی کتاب میں پہلے ہی دے چکا تھا: (محمدؐ) تم کو مرنا ہے اور ان سب کو بھی مرنا ہے، (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) (اے محمدؐ) تم سے پہلے ہم نے کسی بشر کو دائمی زندگی نہیں دی، اگر تم مرو گے تو وہ ہمیشہ تھوڑا ہی زندہ رہیں گے (وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ، أَمْ أَنْ مَيِّتَ فَهُمْ الْخَالِدُونَ؟) ہر شخص کو مرنا ہے، ہم شر اور خیر میں ڈال کر تم کو آزماتے ہیں، اور تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے (كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ) خدا مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے: ”محمدؐ (خدا نہیں) رسول ہیں“ ان سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں، اگر وہ (محمدؐ) مرجائیں یا قتل کر دتے جائیں تو کیا اسلام چھوڑ دو گے؟ اور جو اسلام چھوڑے گا وہ خدا کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اور خدا شاکرین نعمت کو عمدہ انعام عطا کرے گا

(وما محمد إلا رسول، قد خلت من قبلہ الرسل، أفان مات أو قتل انقلبتم علی أعقابکم؟ ومن ینقلب علی عقیبہ فلن یضو الله شیئاً ویعجزی الله الشاکرین) پس اگر کوئی محمد کی عبادت کرتا ہو (اس کو معلوم ہونا چاہیے) کہ ان کا انتقال ہو چکا اور جو خدائے یکتا اور بے شریک کی عبادت کرتا ہو (اس کو معلوم ہونا چاہیے) کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے، خدا جو زندہ ہے، قائم بالذات ہے، جاوداں ہے، جس کو نہ نیند آتی ہے نہ غنودگی، جو اپنے سب کاموں کا خوب دھیان رکھتا ہے، جو نافرمانوں کو سزا دیتا ہے۔ لوگو! میں تاکید کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو، اور اُس خوش بختی اور انعام کے مستحق بنو جو خدا تم کو دنیا چاہتا ہے اور اُس دستور زندگی پر عمل کرو جو تمہارا نبی تمہارے لئے لایا ہے، اور اُس راستہ پر چلو جو نبی نے دکھایا ہے اور اُس دین کو مضبوط پکڑ لو جو خدا نے دیا ہے۔ بلاشبہ خدا جس کی حفاظت نہ کرے، وہ بچ نہیں سکتا، خدا جس کی تصدیق نہ کرے سچا نہیں ہو سکتا، جس کو وہ خوش بخت نہ بنائے وہ بد نصیب ہے، جس کو رزق نہ دے وہ محروم ہے، جس کا دستگیر نہ ہو وہ خوار ہے، لہذا اپنے مالک خدا کی دی ہوئی ہدایت کو مانو اور اُس دستور زندگی کو جو تمہارا نبی لایا ہے، کیوں کہ درحقیقت وہی سیدھی راہ ہے جس کی خدا رہنمائی کرے اور جس کو خدا سیدھی راہ سے ہٹا دے اُس کو ہرگز کوئی سیدھی راہ نہیں دکھا سکتا۔ تم میں سے جو لوگ اسلام لا کر اس کے مطابق عمل کر کے اسلام سے منحرف ہوئے ان کی خبر مجھے ملی، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خلا کی طرف سے دھوکہ میں ہیں اور اس کی سزا اور قوت کا ان کو صحیح اندازہ نہیں ہے اور

دوسری طرف شیطان نے ان کو اپنے دام میں پھانس لیا ہے، بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے، اس کو دشمن ہی سمجھو، وہ اپنے مریدوں کو غلط کاموں کا مشورہ دیتا ہے تاکہ وہ دوزخ میں جائیں، (إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوًّا فَاتَّخِذُوا عَدُوًّا، وَإِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ) ”میں خالد بن ولید کو قریش کے ہاجرین اولین اور انصار کی ایک فوج کے ساتھ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں، ان کو حکم ہے کہ کسی سے اس وقت تک نہ تو لڑیں اور نہ قتل کریں جب تک اس کو ”کلمہ شہادت“ کی دعوت نہ دیں، جو شخص اسلام کو پھر قبول کر لے اور اپنی غلطی پر توبہ کرے اور از تکاب گناہ سے باز آئے اور نیک عمل ہو جائے، اس کا اسلام قبول کر لیں، اور اس کو اسلام پر قائم رہنے میں مدد دیں، لیکن جو ان کی دعوت سن کر اور دوبارہ سنبھلنے کا موقع پا کر اسلام قبول کرنے سے انکار کریں، ان سے خود اور اپنے خدائی جاں نثاروں کے ساتھ نہایت سخت لڑائی لڑیں، اور ان کے ساتھ مطلق نرمی نہ برتیں، ان کو آگ میں جلا دیں، اور عورتوں، بچوں کو قید کر لیں اور کسی سے کلمہ شہادت اور اسلام کے علاوہ اور کوئی سمجھوتہ نہ کریں، میں نے خالد کو حکم دیا ہے کہ میرا خط ہر مجمع میں پڑھ کر سنائیں، جو شخص خط کی پیروی کرے گا اس کو فائدہ ہوگا اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا نقصان اٹھائے گا“

(باقی)